۳

دل کی بات

اپریل کا مہینہ بھی عجیب و غریب داستانیں اپنے سینے میں لئے بیٹھا ہے۔ علامہ اقبال نے ذائقہ موت چکھا تو اسی ماہ میں بھٹو صاحب کا آفتاب حیات غروب ہوا تو اسی ماہ میں اب نواز شریف صاحب کا سورج گہنا گیا ہے تو اسی ماہ میں ہی قومی اسمبلی ٹوٹ گئی۔ اقتدار کا شیش محل دھڑام سے زمین بوس ہو گیا۔ نواز شریف صاحب راولپنڈی سے اک جم غفیر کے ساتھ لاہور پہنچے۔ پھر کراچی بڑے بابا جی کے مزار سے روتے دھوتے سپریم کورٹ کے دروازے پر دستک دیتے دیکھے گئے۔ کیا ہوتا ہے کیا نہیں انتظار کیجئے۔ اور جمہوریت کی زد پہ آئے ہوئے "مظلومین" کا حشر دیکھئے!

اس کا نام بھی جمہوریت ہے کہ پی پی پی اور پی ڈی اے جو جمہوریت کے اصولوں پر گھائل ہو رہے تھے وہ بیک ڈور سے اقتدار کی کرسی پر فکس اپ ہو گئے ہیں۔ جمہوری مولوی بھی طواف کوئے ملامت میں کسی سے پیچھے نہیں ہیں اگرچہ وہ کسی قطار شمار میں نہیں مگر اس انتظار میں ہیں کہ کب ان کی باری آجائے۔ اس کا نام بھی جمہوریت ہے کہ پی پی پی اور علماء جمہوریت پھر گلے مل کر گلے شکوے دور کریں۔ یہ بھی جمہوریت کے کرشمے ہیں کہ یحیٰ بختیار نواز شریف صاحب کے وکیل اور بے نظیر کے اقتدار پرستی کے رویئے پر اتنے برہم ہیں کہ بھرپور طریقے سے مذمت کر رہے ہیں۔ جس کی ان سے ہرگز توقع نہیں تھی۔ وہ بہ آواز بلند اس کو اپنا جمہوری حق سمجھتے ہیں۔ مسٹر وائیں اپنے کئے کی سزا بھگت رہے ہیں اور اقتدار کی "بھل" میں رینگ رہے ہیں یہ بھی جمہوریت ہے۔ پنجاب اسمبلی میں منظور وٹو کے حامیوں اور وائیں کے موالیوں میں دھینگا مشتی، مادر زاد برہنہ گالیاں، توبہ، توبہ!!! اسمبلی نہیں قحبہ خانہ تھی۔ "گھری ہوئی تھی طوائف تماش بینوں میں" اس کو بھی جمہوری حقوق کا طرۂ امتیاز کہا جاتا ہے۔

تو نیز بر سر بام آ کہ خوش تماشا ایست۔

- بے نظیر الیکشن جیتی، وزیراعظم بنی۔ جمہوریت
- بے نظیر کا اقتدار بھک سے اڑا، اسمبلی ٹوٹی۔ جمہوریت
- آئی جے آئی (مع علماء سوء) الیکشن جیتی۔ جمہوریت
- غلام مصطفیٰ جتوئی جسے کوٹ ادو سے خیرات ملی، کہنے لگا الیکشن میں دھاندلی ہوئی تھی۔ جمہوریت
- نواز شریف کی اسمبلی توڑ دی گئی۔ جمہوریت
- بے نظیر مع چیلوں کے اسحاق خان کے چرنوں میں اور لغاری، مزاری، چٹھہ حکمران ہیں۔ جمہوریت
- آٹھویں ترمیم ختم ہونی چاہیئے (نوابزادہ نصر اللہ خان) جمہوریت
- اسحاق خان اسمبلی کیوں نہیں توڑتے۔ (نوابزادہ نصر اللہ خان) جمہوریت

آٹھویں ترمیم برقرار رہے اور بے نظیر چپ، نصر اللہ خان چپ، آصف زرداری جو صدر اور آئی جے آئی کے الزامات کی روشنی میں قاتل، دہشت گرد، ڈاکوؤں کے سربراہ اور مسٹر ٹن پرسنٹ قرار پائے گئے مگر وزیر بنا دیے گئے۔

اقرباء میرے کریں خون کا دعویٰ کس پر

اور

میں کس کے ہاتھ پہ اپنا لہو تلاش کروں

یہ پاکستان ہے یا قصاب خانہ، خبر لیجیو ہماری مہربانا!

یہ جمہوری تماشا پہلے دن سے پاکستان کے حصے میں آ ہے، جس یہودی و نصرانی نے ہم مسلمانوں کو تقسیم در تقسیم کے جاں گداز عمل سے گزارا۔ اسی نے چمپنزی کا کھیل دیکھنے کے لئے ہمیں یہ جمہوری تماشا بھی بخشا۔ اگر یہ کہا جائے کہ اس جمہوری بد عملی سے اس ملک میں کوئی سی تبدیلی ممکن نہیں تو یہ بات واقعات کے عین مطابق ہے ورنہ چھیالیس برس کی حیاتِ فاسقانہ اس پر شاہد عادل ہے۔ کیا اب ضروری نہیں ہوگیا کہ دین کے نام پر بلڈنگیں، کاریں اور شخصیت بنانے والے لوگ ان راحتوں اور آسائشوں کو چھوڑ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جدوجہد کا نقش ثانی مرتب کریں۔ توبہ کریں، استغفار کریں اور اس طرز جمہوری سے گریز کرنے کا فیصلہ کریں۔ یہ ایسا نظام ہے کہ اس میں تو (بقول علامہ اقبال) دو سو گدھوں کے مغز سے ایک انسان کا فکر تیار نہیں ہوتا۔ الجزائر میں "اسلامی جمہوریت" کا حشر دیکھ کر مست جمہوریت رہنا تو عمداً دین سے منہ موڑنے والی بات ہے اور اس میں دنیا و عقبیٰ کا خسارہ ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔

"جبکہ یہ سب کچھ ہو رہا ہے اور زمین کے ایک خاص ٹکڑہ ہی نہیں بلکہ اس کے ہر گوشے میں آج یہی مقابلہ جاری ہے تو بتلاؤ پرستارانِ دینِ حنیفی ان دجاجلۂ کفر و شیطنت اور اس حکومت و امر الٰہی میں سے کس کا ساتھ دیں گے۔؟"

الہلال نمبر ۱ ج ۵ ص ۷ کالم ۲

مطبوعہ اتر پردیش اکیڈمی لکھنؤ

○

آپ کے عطیات

محاسبہ مرزائیت و رافضیت کی جدوجہد کو تیز کرنے کے لئے اپنی زکوٰۃ، صدقات اور عطیات اپنی جماعت مجلس احرار اسلام کو دیجئے۔

بذریعہ منی آرڈر: سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ، دار بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان

بذریعہ بنک ڈرافٹ یا چیک = اکاؤنٹ نمبر ۲۹۹۳۲ حبیب بنک حسین آگاہی۔ ملتان